اذنِ حضوری

(نعتیہ مجموعہ)

سیدہ روبینہ بخاری

اذنِ حضوری

سیدہ روبینہ بخاری

سیدہ روبینہ بخاری تین دہائی پیشتر غزل ونظم نگاری کے ذریعے میدان ادب میں داخل ہوئیں۔ اس دوران انھوں نے افسانے بھی لکھے۔ اُن کی نظمیں اور افسانے اُردو کے موقر جرائد میں بھی گاہے گاہے شائع ہوتے رہے ہیں مگر اس کے باوجود انھوں نے اپنے مجموعہ کی اشاعت کے حوالے سے نعت گوئی کو اپنی اولین شناخت بنانے کو ترجیح دی ہے۔ اُن کا یہ عمل بذات خود ان کے ہاں موجود جذبۂ عشقِ مصطفیٰؐ کی دلیل ہے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ "اذنِ حضوری" کی نعتوں میں موجود خلوص، سلاست اور روانی اس امر کی غماز ہے کہ یہ نعتیں دل سے نکلی ہوئی صدا ہیں اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بقول اقبال:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

میں دعا گو ہوں کہ اس گلدستہ عقیدت کو دربار نبوی میں قبولیت کا شرف حاصل ہو اور یہ شاعرہ کے لیے توشہ آخرت ثابت ہو۔

ارشد نعیم
مدیر سہ ماہی "صحیفہ" لاہور

فرح پبلی کیشنز شیخوپورہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سیّدہ روبینہ بخاری

Book Narme: Izn e Huzoori

Type of Book: Poetry (Hamd & Naat, Manqabat)

Poetess: Syeda Rubina Bukhari

Publishing Year: 2024

Number of Copies: 500

Pric: Rs. 500/-

Publishing By: Asghar Ali Javed

Farah Publications, Sheikhupura

نام کتاب: اِذنِ حضوری (حمد و نعت، منقبت)

شاعرہ: سیّدہ روبینہ بخاری

سالِ اشاعت: 2024

ایڈیشن: اوّل

اہتمام: اصغر علی جاوید، فرح پبلی کیشنز، شیخوپورہ

مشینی خطاطی: حسنین احمد نقوی 0342-4452370

تعداد: 500

ہدیہ: 500/-

فرح پبلی کیشنز، طارق روڈ، شیخوپورہ

والدِ محترم سیّد محمد حمید حسین بخاری

اور

والدہ محترمہ سیّدہ احمد النّساء

کے نام

حُسنِ ترتیب

عشق و عرفان لفظوں کی صورت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

نعتِ رسول ﷺ درحقیقت توفیق اِلٰہی اور انعامِ اِلٰہی کا بیّن ثبوت بھی ہے اور درخشاں باب بھی۔

نعتِ رسول ﷺ میں کس کا کتنا حصّہ ہے یہ بھی تقدیرِ اِلٰہی پر منحصر ہے۔ اللہ عزّوجل اپنے حبیب ﷺ کی کس سے کب، کتنی مدح سرائی کرانا چاہتا ہے یہ منشائے اِلٰہی پر ہی موقوف ہے اور اِسی کو بہت بہترین پیرائے میں سیّدہ روبینہ بخاری صاحبہ نے اپنے کلام میں پیش فرمایا ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محترمہ کا شعر ملاحظہ فرمایئے:

جب سے ہے ذہن و دل پہ محمدؐ کا اسم نقش تاریکیاں مِٹا دیں ضیائے حضورؐ نے

قربان جاؤں کس چابک دستی سے کہا گیا ہے کہ دونوں مصرعے خوب روشن اور مہک دار لگ رہے ہیں۔ جب الہام کی رِم جھم سطحِ ذہن پر ہوتی ہے تب اِسی طرح عشق و عرفان لفظوں کی صورت کھِل اُٹھتے ہیں۔ یہ محبوب سے غایت درجہ محبت کا ہی ثمرہ ہوتا ہے۔ جب محبوب کا خیال بانکا سوار بن کر باغِ ثنا میں قدم رکھتا ہے تو کچھ الفاظ شگفتہ گُل تو کچھ بھنورے بن جاتے ہیں۔ عجیب کیف آور مستانی ہوائیں دل کے کوچے سے گنگناتی، گزرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں جس سے روح سرشار ہو جاتی ہے۔ اور پھر مشیّت بکھرے، اُلجھے اور بوسیدہ، پراگندہ خیالات کو دل و دماغ سے کُھرچ کر پھینک دیتی ہے اور سوز و گداز سے بھر دیتی ہے۔ رِقتیں جسم کے ریشوں سے ہوتی ہوئی روح کے تن عرفان تک جا پہنچتی ہیں اور عاشق زار کے اشکوں میں خونِ دل شامل ہو کر بہنا شروع کر دیتا ہے۔ تب کہیں جا کر عاشق لذّتِ فراق سے روشناس ہوتا ہے۔ ایسے عالم میں جو کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے

اور الفاظ کا جامہ پہن کر احساسات رونما ہوتے ہیں وہی نعتِ مقدس کہلاتے ہیں ۔مخدومہ کا ہر شعر ماشاءاللہ خوب ہے ۔ یہ شعر دیکھیے:

رخ موڑا آفتاب کا اور ماہتاب کے　　دولخت کر کے پھر سے ملائے حضورؐ نے

ماشاءاللہ، سبحان اللہ، سیّدہ صاحبہ کے فن پارے خوب درخشاں ہیں ۔محترمہ کا شعری سفر بتدریج عروج و اِرتقاء کی طرف جاری وساری ہے ۔ لہجے کی شائستگی اور فنّی لطافتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں ۔مضمون آفرینی قابلِ رشک ہے ۔آمد آمد کا خوب جلوہ ہے ۔اور یہی چیز ایک شاعر یا شاعرہ کا خاصہ ہوتی ہے ۔ یہ شعر بطورِ تمثیل ملاحظہ فرمائیں کس قدر سادگی سے کہا گیا ہے ۔جو کہ روح کی گہرائیوں میں اُترتا ہوا محسوس ہوتا ہے:

حضورؐ! آپؐ کی چشمِ کرم کا صدقہ ہے　　ہمیشہ آپؐ کو موضوعِ گفتگو رکھنا

واہ واہ ۔۔۔۔۔۔زندہ باد ۔۔۔۔۔۔سبحان اللہ، بہت عمدہ ۔

حضورؐ! آپؐ کے قدموں کی خاک ہو جاؤں　　نہ نام ہو کوئی میرا، نہ کچھ نشاں میرا

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ۔اللہ کریم رزقِ سُخن میں مزید برکتیں عطا فرمائے ۔ان کی بہترین کاوشات پر صوفی عارف قادری ربانی کی طرف سے ہزاروں ہزاروں مبارک بادیاں پیش ہیں ۔ اللہ کریم شرفِ قبولیت بخشے ۔آمین ۔بجاہِ سیدالمُرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

صوفی عارف القادری ربانی

یو ۔پی ۔امروہہ، انڈیا

خراجِ عقیدت

شعر و سخن سے شغف رکھنا منجانب اللہ ہے۔حمد،نعت،منقبت،مسالمہ کی جانب طبیعت کا میلان بھی خوش فکری و خوش عقیدگی کے ساتھ ساتھ توفیق خداوندی بھی ہے۔باب العلم و حکمت کی بارگاہِ ناز میں خراجِ عقیدت پیش کرنا سلامتیٔ ایمان کی بات ہے۔

سیّدہ روبینہ بخاری کی شعری بصیرت اُن کا کلام پڑھنے والوں پر روشن ہے۔ان کے ایک اِک شعر میں فکری گہرائی کے ساتھ گیرائی موجود ہے۔پختہ فکری کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔موضوعاتی سطح پر تنوّع بھی اُن کی شعری کائنات کا خاصہ ہے۔الفاظ و معانی کا اِدراک بھی خوب ہے۔ان کی پوری شاعری میں کہیں بھی کچھ شعری سقم نہیں ہے۔آئیں اُن کے کچھ اشعار دیکھتے ہیں:

مجھ کو کافی ہے اِک تری چوکھٹ — تیری تو کائنات ساری ہے

گُل ہوں، انساں ہوں یا چرند پرند — ذِکر تیرا ہی ذاتِ باری! ہے

اِس روح کا رشتہ شہِ بطحا سے جڑا ہے — دل بھی ہے اگرچہ مرا بیمارِ محمدؐ

علم و حکمت آج بھی ملتی ہے باب العلم سے — معرفت کا بہتا ہے دریا علیؑ کے نام کا

نبیؐ کا عکس جھلکتا ہے بی بی زہراؑ میں — حیا کے سارے حوالے ادھر سے آتے ہیں

میری دُعا ہے کہ ربِّ قدیر ان کی جھولی اپنے آباء و اجداد کی محبتِ لازوال سے مالا مال فرمادے۔آمین ثُمَّ آمین۔اللہ کرے زورِ سخن اور زیادہ۔

ڈاکٹر منصور فریدی

دوناٹانڈ، جھارکھنڈ، اِنڈیا

سیّدہ روبینہ بخاری کا حُسنِ عقیدت

نعتِ رسول ﷺ ایک ایسی صنفِ سُخن ہے جس میں آقائے نامدار ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہر شاعر اپنے اپنے انداز میں آپؐ سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا ہے۔کسی بھی شاعر کی حضورِ اکرم ﷺ سے محبت کو ماپا نہیں جاسکتا۔اُس کی عقیدت، محبّت و مودّت کا اندازہ اُس کے نعتیہ اشعار میں چُھپی ہوئی وارفتگی اور جذبات کی شدت سے لگایا جاسکتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ نعت کہنا دو دھاری تلوار پر چلنے کے مترادف ہے۔شاعر کو بہر حال نعت کہتے ہوئے احتیاط کا دامن تھامے رکھنا پڑتا ہے کہ کہیں کوئی ایسی بات اُس کے قلم سے نہ نکل جائے جو اللہ تعالیٰ یا اُس کے حبیبؐ کی ناراضی کا باعث بن جائے۔جس طرح دربارِ نبویؐ میں حاضری کے کچھ آداب ہیں اُسی طرح آپؐ سے عقیدت اور محبّت کے بھی کچھ آداب ہیں۔ایک نعت گو شاعر کے لیے اِن آداب کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔''با خدا دیوانہ باشُد، با محمدؐ ہوشیار''۔

سیّدہ روبینہ بخاری ایک خانہ دار خاتون ہیں اور ادبی محافل اور مشاعروں سے ہمیشہ دور رہی ہیں۔ان کی توجہ ہمیشہ امورِ خانہ داری کی طرف رہی ہے۔اس کے باوجود شاعری سے تعلق جوڑے رکھنا اور لکھنا لکھانا ان کے اندر چُھپی ہوئی صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔انھوں نے نظم، غزل اور افسانہ و کہانی جیسی اصناف میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔آج کل حمد، نعت اور منقبت کی طرف راغب ہیں۔''اِذنِ حضوری'' ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے۔وہ ایک ایسی شاعرہ ہیں جن کے نعتیہ اشعار میں رسولِ اکرم ﷺ سے عقیدت اور محبّت فراوانی کی حد تک موجود ہے۔اللہ کے گھر کی حاضری اور درِ رسولؐ کی زیارت کی تڑپ ان کے اشعار میں بہت فراواں ہے۔عقیدت و محبّت کے ساتھ ان کی نعت میں غزلیہ روایت اور اسلوب سے جڑی ہوئی نعت کی خوشبو موجود ہے۔ان کے نعتیہ اشعار میں ہوسکتا ہے کہ موجودہ عہد میں کہی جانے والی نعت کی جدّت نہ ہو لیکن ان کی نعت میں حُسنِ

عقیدت ومحبت کی فراوانی بہت زیادہ ہے۔اِس عقیدت ومحبت کے باوجود احتیاط کا دامن نہیں چھوڑتیں۔انھوں نے خدا کو خدا کے مقام پر رکھا ہے اور رسولؐ کو رسولؐ کے مقام پر۔سیدھے سادھے انداز میں کہی گئی نعتوں میں بھی غنائیت،موسیقیت اور روانی پائی جاتی ہے۔بعض اشعار تو دل کے تاروں کو چُھو کر اُن میں دیر تک ارتعاش کو باقی رکھتے ہیں۔آئیے ان کے حُسنِ عقیدت کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ کریں:

جیسی خوشبو ہے جسمِ اطہر میں نہیں ملتی گلاب وعنبر میں
میری پہچان ہو ثنا اُنؐ کی عمر گزرے یوں مَدحِ سرورؐ میں
سبز گنبد کی چھاؤں مل جائے حاضری روز ہو مقدّر میں

اور یہ اشعار دیکھیے:

جو لفظ لکھوں وہ نعتِ رسولؐ ہو جائیں درود میرے، عقیدت کے پھول ہو جائیں
مَیں بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری جب دوں تو میرے اشکِ ندامت قبول ہو جائیں
مدینہ جائیں تو پھر آئیں نہ کبھی واپس نبیؐ کے شہر کی روبینہ، دھول ہو جائیں

درِ رسولؐ کی مل جائے چاکری مجھ کو تو میں یہ سمجھوں، مِرا ہونا معتبر ہو گا

تصوّر آپؐ کا اور لب پہ کلمہ الٰہی ! وقت ہو جب جاں کنی کا

ادب سے آنا یہاں اپنا سر جھکاتے ہوئے اُترتے ہیں یہاں قُدسی بھی پر بچھاتے ہوئے
ادب سرا ہے، یہاں اپنے دل کو تھام کے چل نہ دھڑکے دل بھی تِرا شور وغُل مچاتے ہوئے

’’اِذنِ حضوری‘‘ سیّدہ روبینہ بخاری کی کسی بھی شعری صنف میں پہلا مجموعۂ کلام ہے۔اور پہلا مجموعہ کسی بھی شاعر کو اپنی اولاد کی طرح ہی عزیز ہوتا ہے۔اولاد کیسی ہی کیوں نہ ہو، ماں باپ کی

آنکھوں کا تارا ہوتی ہے۔اور یہ مجموعہ تو ہے ہی مِدحت اور عقیدت پر مشتمل۔عقیدت و مِدحت میں خامیاں نہیں، صرف جذبات و احساسات اور ایمان و یقین کی روشنی کو دیکھا جاتا ہے جو سیّدہ روبینہ بخاری کے ہاں بدرجۂ اتم موجود ہے۔آخر میں مَیں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اِس کاوش کو قبول فرمائے اور نعتوں کا یہ نذرانہ بارگاہِ رسالت و نبوت میں بھی شرفِ قبولیت پائے۔آمین یا رب العالمین!

اشرف نقوی

شیخوپورہ

20 مئی، 2023ء

کرم ہر جا پہ بحرِ بے کراں ہے
تِری رحمت سے ہر اِک کو اَماں ہے

یقیں ، عین الیقیں دل میں نہاں ہے
خدایا! ہر جگہ تُو ہی عیاں ہے

کرم کرتا ہے تُو بندوں پہ اپنے
ہے غالب وصف کہ تُو مہرباں ہے

خدایا! سنتا ہے تُو سب دعائیں
پکاریں جس طرح ، جو بھی زباں ہے

میں ہر اِک شے میں دیکھوں تیری قدرت
فلک پر چاند ہے یا کہکشاں ہے

الٰہی ! ہر جگہ ، ہر ایک پل تُو
مِرا دم ساز ، میرا راز داں ہے

نہیں تنہا کہیں بھی ، ایک پل کو
جہاں بھی ہوں ، تِری رحمت وہاں ہے

تِری دہلیز پر سر کو جھکائے
روبینہ چپ ہے ، دل محوِ فغاں ہے

❁❁❁❁❁

تہی داماں ہوں ، تُو سب جانتا ہے
تِری رحمت کا مجھ کو آسرا ہے

ہمیں ایمان کی دولت عطا کر
لبوں پر ہر گھڑی حرفِ دعا ہے

چُھپا سکتے نہیں ہم کچھ بھی تجھ سے
دِلوں کے راز تُو سب جانتا ہے

اکیلی ہو نہیں سکتی کبھی میں
مِرا ایمان ہے تُو ہر جگہ ہے

ہمیں رستے پہ اپنے ہی چلانا
تُو سب بھٹکے ہوؤں کا رہنما ہے

تُو مالک ہے ازل کا اور ابد کا
ترِے ہی نام سے ہر ابتدا ہے

ہماری خستہ حالی پر نظر ہو
ہمیں تُو بخش دے ، یہ اِلتجا ہے

ہمیں اپنے کرم سے بخش دینا
گُنہگاروں کا بس تُو آسرا ہے

مولا! تِری ہر شے میں نظر آئی محبّت
جس سمت نگہ اُٹھی ، وہاں پائی محبّت

تُو نے ہی بصیرت سے، بصارت سے نوازا
خوشبوئے گُل و لالہ سے مہکائی محبّت

میداں ہوں کہ کُہسار، سمندر یا فضائیں
ہر چیز سے ہی تُو نے ہے چھلکائی محبّت

اُڑتے ہیں پرندے جو فضاؤں میں ہر اِک سمت
اُونچائی پہ یوں اُن کو تِری لائی محبّت

خوش رنگ پھلوں، پھولوں سے دھرتی کو سجایا
افلاک پہ تاروں میں ہے چمکائی محبّت

قربان تری ذات کے اے ربّ دو عالم!
بندوں نے ترے، تُجھ سے سدا پائی محبّت

دِن کر دیا خورشید سے پُرنور ہمارا
اور رات کی تاریکی میں بھی چھائی محبّت

جس وقت بھی، جس حال میں بھی تجھ کو پُکارا
دامن میں روبینہؔ کے چلی آئی محبّت

رحمتِ رب پہ انحصاری ہے
عفو میں اُس کے بے کناری ہے

ہو نگاہِ کرم مرے مولاؑ
فیض تیرا ہر اِک پہ جاری ہے

لڑکھڑاتے قدم تری جانب
اور گناہوں کا بوجھ بھاری ہے

مجھ کو کافی ہے اِک تری چوکھٹ
تیری تو کائنات ساری ہے

اپنی مخلوق کی بھلائی کو
تُو نے اُم الکتاب اُتاری ہے

بخش دینا بروزِ حشر ہمیں
ہیں گناہ گار ، شرمساری ہے

سرزمین حرم پہ میرے قدم!
کانپتے ہونٹ ، اشکباری ہے

گُل ہوں ، انساں ہوں یا چرند پرند
ذکر تیرا ہی ذاتِ باری ! ہے

مجھ کو دے دولتِ سکوں یا رب !
خوف طاری ہے، بے قراری ہے

نعمتِ بے کراں ہے روبینہؔ
ہم نے جب جب بھی کی شماری ہے

❁❁❁❁❁

بسا حضورؐ کی رحمت سے ہے جہاں میرا
کرم سے آپ ؐ کے مہکا ہے گلستاں میرا

بگاڑ سکتی ہے کیا گردِشِ زماں میرا
حصارِ رحمتِ عالم میں ہے مکاں میرا

حضورؐ! آپؐ کی مِدحت بیان کر پائے
کہاں زبان ہے ایسی، کہاں بیاں میرا

اے کاش! اُنؐ کی محبّت میں جان سے جاؤں
سفرِ حیات کا ورنہ ہے رائیگاں میرا

حضورؐ ! حج کے مہینے میں ہو بلاوا نصیب
ہو کاروانِ محبّت رواں دواں میرا

یہ آرزو ہے پکاریں بروزِ حشر حضورؐ
وہ آئے سامنے جو جو ہے نعت خواں میرا

حضورؐ! آپ کے قدموں کی خاک ہو جاؤں
یہی شناخت ہو میری ، یہی نشاں میرا

وہ ڈھانپ لیتے ہیں روبینہؔ سارے عیبوں کو
اِسی سبب سے تو ہر عیب ہے نہاں میرا

اور ہوں گے وہ، جنھیں ہو گی جہاں کی خواہش
ہم تو رکھتے ہیں فقط شاہِ زماںؐ کی خواہش

آپؐ کی یاد نے آباد کیا دل کو مرے
دل میں باقی نہ رہی کوئی جہاں کی خواہش

آپؐ کے در پہ جو پہنچی تو کیا عرض سلام
اور دل کھول کے پھر دل کی عیاں کی خواہش

کاش! اِک بار مدینے میں بُلائیں پھر سے
اب تو پہلے سے زیادہ ہے وہاں کی خواہش

کاش پھیلا کے رِدا اپنی یہ فرمائیں حضورؐ
آئے، آجائے، ہے جس جس کو اَماں کی خواہش

لب پہ جاری رہے روبینہؔ کے آقاؐ کی ثنا
اور بڑھتی ہی رہے حُسنِ بیاں کی خواہش

جو لفظ لکھوں وہ نعتِ رسولؐ ہو جائیں
درود میرے عقیدت کے پھول ہو جائیں

میں بارگاہِ رسالتؐ میں حاضری جب دوں
یہ میرے اشکِ ندامت قبول ہو جائیں

کریں طواف صبح و شام اُنؐ کی گلیوں کا
یوں ہم بھی کاش ! گدائے بتولؑ ہو جائیں

حضورؐ ! چشمِ کرم آپؐ کی جو ہو جائے
تو خوش نصیبوں میں ہم بھی شمول ہو جائیں

مدینہ جا کے روبینہؔ نہ واپسی ہو کبھی
اور ایسے آپؐ کے قدموں کی دھول ہو جائیں

سکونِ قلب ملا ہے سدا مدینے سے
حضورؐ کرتے ہیں سب کچھ عطا مدینے سے

غمِ زمانہ مرے پاس اب نہیں آتے
عطا ہوئی ہے مجھے ایسی دوا مدینے سے

کریں جو آپؐ نظر ہم سے خستہ حالوں پر
ملے گی ہم کو بھی جود و سخا مدینے سے

حضورؐ! آپؐ سے دنیا نے روشنی پائی
خدا کا نور ہویدا ہوا مدینے سے

قبول جس میں دعائیں مِری تمام ہوئیں
قبولیت کا وہ لمحہ ملا مدینے سے

تمام عالم کون و مکاں مہک اُٹھا
چلی ہے ایسی معطّر ہوا مدینے سے

پڑھا درود کہیں سے، خبر تھی سب اُنؐ کو
دِلوں کا ربط ہمیشہ رہا مدینے سے

روبینہؔ لَوٹ تو آئی ہوں گرچہ طیبہ سے
پہ دل نہ لَوٹ کے آیا مِرا مدینے سے

آنکھوں سے رواں اشک ہیں اور لب پہ دعا ہے
میں ہوں، سفرِ شوق ہے، طیبہ کی فضا ہے

کردار نہ اعمال کسی کام کے میرے
کرتے ہیں دعا آقاؐ مرے حق میں، سنا ہے

نادم ہوں گناہوں پہ، حیا آتی ہے اُنؐ سے
اُنؐ کا ہی مجھے آسرا محشر میں بڑا ہے

اُمّت پہ نظر کیجیے رحمت کی خدارا!
وحشت میں حضورؐ! آج کا انسان پڑا ہے

کچھ خوف نہیں قبر کا روبینہؔ مجھے اب
دیدارِ نبیؐ ہوگا یہ جس دن سے سُنا ہے

❁❁❁❁❁

جیسی خوشبو ہے جسمِ اطہر میں
نہیں ملتی گلاب و عنبر میں

جشنِ صَلّ علیٰ منائیں گے
عاشقانِ رسولؐ ہر گھر میں

میری پہچان ہو ثنا اُنؐ کی
ہو بسر عمر مدحِ سرورؐ میں

جب بھی چاہوں درود پڑھ کر میں
درِ آقاؐ پہ پہنچوں پل بھر میں

نور ہیں اور سراپا نورِ مُبیں
ہوئے مبعوث خاکی پیکر میں

سبز گنبد کی چھاؤں میں بیٹھوں
حاضری یوں رہے مقدّر میں

آپؐ یوں دوستی نبھاتے ہیں
عمرؓ و صدیقؓ ہیں برابر میں

ہے گنہ گار گرچہ روبینہؔ
بخشوا دیں گے آقاؐ محشر میں

❁❁❁❁❁

سرکار کی رحمت کے خزینے سے جڑے ہیں
میرے تو سبھی خواب مدینے سے جڑے ہیں

ہوتے ہیں ہمارے لیے سب باعثِ رحمت
وہ غم جو محرّم کے مہینے سے جُڑے ہیں

❁❁❁❁❁

وہ رسالت کا حسیں ماہتاب ہیں
اور صحابہؓ گوہرِ نایاب ہیں

کھل رہے ہیں پھول مدحت کے یہاں
خوشبوئیں مہکی ہیں ، دل شاداب ہیں

رب تعالیٰ سے جنھیں مانگیں حضورؐ
کچھ معظّم ایسے بھی اصحابؓ ہیں

چومتے جبریل ہیں قدمین کو
اور رسولؐ اللہ محوِ خواب ہیں

تاج دارِ انبیاء ، خیرالبشر
آپؐ کے کیا کیا حسیں القاب ہیں

حاضری روضے پہ ہو تو چوم لوں
آپؐ کے جو منبر و محراب ہیں

آپؐ کی چوکھٹ مقدّر ہو مرا
دل میں حسرت ہے کہ کم اسباب ہیں

ذکرِ احمدؐ سے جو دل روشن کریں
دو جہانوں میں وہ فتح یاب ہیں

ذِکرِ طیبہ جو کوئی کرتا ہے
ہجر میں دل مِرا تڑپتا ہے

درِ اقدس پہ ہم نے دیکھا ہے
ہر گھڑی نور ہی برستا ہے

سب ہی کھائیں حضورؐ کا لنگر
ہر کوئی اُنؐ کے صدقے پلتا ہے

جب بھی ہوتا ہے ذکرِ آلِ رسولؐ
نورِ ایمان دل میں بھرتا ہے

لیں کنیزی میں شاہِ بطحا مجھے
یہ ہی بخشش کا میری رستا ہے

آپؐ کے در کی حاضری کے لیے
جاں ترستی ہے ، دل مچلتا ہے

قبول کر کے درودوں کی ڈالیاں آقاؐ!
دِکھا دیں مجھ کو بھی روضے کی جالیاں آقاؐ!

ہماری نیند کو درجہ ملے عبادت کا
کریں جو خواب میں ہی ضوفشانیاں آقاؐ

جو اُنؐ کے در پہ صدا دے، وہ نامراد نہ ہو
سبھی گداؤں کی بھرتے ہیں جھولیاں آقاؐ

جہاں بھی آپؐ کی محفل ہو، آپؐ آتے ہیں
ہو قصرِ شہ کہ غریبوں کی کھولیاں آقاؐ

کنیز آپؐ کی ہوں سو یقین ہے میرا
کُھلیں گی قبر میں جنت کی کھڑکیاں آقاؐ!

جہاں پہ آپؐ کے اصحاب کے تھے گھر آباد
مجھے دِکھا دیں وہ بطحا کی بستیاں آقاؐ!

جو اِذنِ حاضری بخشیں تو روضے پر آ کر
تجلّیات سے بھر لوں میں جھولیا آقاؐ!

حضورؐ راضی ہوں مجھ سے، خدا بھی راضی ہو
دعائیں کرتے مَیں لیتی ہوں سسکیاں آقاؐ!

حضورؐ ! دید سے دیوانوں کو روشن کر دیں
دل کے ویران نہاں خانوں کو روشن کر دیں

قبر میں آپؐ کا دیدار یقینی ہے حضور!
موت سے پہلے بھی ارمانوں کو روشن کر دیں

آپؐ محبوبِ خدا، نُورِ ہدایت آقاؐ !
ہم کہ ناچیز سے پروانوں کو روشن کر دیں

راستہ بھٹکی ہوئی پھرتی ہے اُمّت ساری
نور سے اپنے بیابانوں کو روشن کر دیں

ہم کو مہمان بنا رکھیں درِ اقدس پر
اور دربار کے مہمانوں کو روشن کر دیں

ٹوٹنے کو ہے مری عمر کی تسبیح حضورؐ!
اِس کے دو چار بچے دانوں کو روشن کر دیں

چشمِ رحمت سے مِٹا کر مرے سب عیبوں کو
قلب کے سارے سیاہ خانوں کو روشن کر دیں

حضورؐ دل میں مکیں ہیں مجھے سہولت ہے
درود بھیجنا اُنؐ پر، مری ضرورت ہے

حضورؐ چاند ہیں اور ہیں صحابہؓ مثلِ نجوم
چراغِ نورِ رسالتؐ سے اُن کو نسبت ہے

نبیؐ کی مُٹھی میں آئے تو سنگ ریزوں کا
گواہی آپؐ کی دینا بڑی کرامت ہے

اگر میں اِسمِ محمدؐ کو دیکھ یا سُن لوں
تو چوم لیتی ہوں، بچپن سے یہ ہی عادت ہے

حضورؐ جیسا کوئی آیا ہے نہ آئے گا
یہی شہادتِ قرآں، یہی روایت ہے

جو دینِ حق پہ چلیں گے، نکھار دے گا اُنھیں
یہ دین وہ ہے کہ جس میں بڑی نفاست ہے

جو دشمنوں کو دعاؤں کے پھول دیتا ہے
وہ رحمتوں کا خزینہ رسولِ رحمتؐ ہے

گواہی دیتی ہے یہ آج بھی شبِ معراج
زمیں سے تا بہ فلک آپؐ کی حکومت ہے

میں ہوں کنیزِ حبیبِ لبیبِ ربِ العلیٰ
کہ اُنؐ کی ذات سے نسبت مری سعادت ہے

بروزِ حشر چھپا لیجیے گا کملی میں
ہے خالی فردِ عمل میری، یہ ندامت ہے

پڑھیں سُنیں جو حدیث و قرآن کی باتیں
سکھانا، سیکھنا روبینہؔ اِک عبادت ہے

کبھی مل جائے موقعہ حاضری کا
ہمیں ہے انتظار ایسی گھڑی کا

گنہگاروں کی بھی ہوگی شفاعت
سہارا آپؐ ہیں ہر اُمّتی کا

کئی محلوں سے بڑھ کر ہو گیا ہے
تقدّس خاک پر اِک جھونپڑی کا

درودوں کی پروئی جب بھی مالا
بنا ہے ہار خوشیوں کی لڑی کا

دِلوں کا حال بھی وہ جانتے ہیں
نہیں اُنؐ سے چُھپا کچھ بھی کسی کا

میں اپنا حال خود کیوں کر بتاؤں
اُنھیں ہے علم میری ہر کمی کا

تصوّر آپؐ کا اور لب پہ کلمہ
الٰہی ! وقت ہو جب جاں کنی کا

اندھیروں سے نہیں ڈرتی روبینہؔ
ملا ہے ساتھ اِس کو روشنی کا

ذِکرِ رسولِؐ پاک میں جو بھی گزر گیا
وہ لمحہ زندگی میں مِری نور بھر گیا

واپس کبھی نہ آنے کو تڑپا ہے بار بار
اِک بار زندگی میں جو طیبہ نگر گیا

دامن کسی سوالی کا خالی نہیں رہا
آیا ہے جو بھی در پہ وہ دامان بھر گیا

میری جبیں تھی خاکِ مدینہ پہ سجدہ ریز
وہ لمحۂ حیات بڑا مختصر گیا

دیدارِ مُصطفیٰؐ جو مجھے خواب میں ہوا
اِک نور تھا کہ سینے میں میرے اُتر گیا

والشّمس ، والضُّحیٰ ، کہیں طٰہٰ کہا گیا
تعریف سے حضورؐ کی قرآن بھر گیا

انگُشت کا اِشارہ جو آقاؐ نے کر دیا
مہتاب ٹوٹا، شمس اِدھر سے اُدھر گیا

نورِ ہُدیٰ کی روشنی ہر سمت چھا گئی
اِک نورِ مُصطفیٰؐ جو زمیں پر بکھر گیا

ویرانیوں کے ڈیرے تھے روبینہؔ ہر طرف
چشمِ کرم ہوئی تو نصیب سنور گیا

ادب سے آنا یہاں اپنا سر جھکاتے ہوئے
اُترتے ہیں یہاں قُدسی بھی پر بچھاتے ہوئے

ادب کی جا ہے، یہاں اپنے دل کو تھام کے چل
نہ دھڑکے دل بھی تِرا شور و غُل مچاتے ہوئے

میں ہوں کہاں پہ، مجھے خود بھی اب نہیں ہے خبر
جہاں سے دور ہوں اِن جالیوں پہ آتے ہوئے

زباں نے چھوڑ دیا ساتھ اِس جگہ پہ مرا
رواں ہیں اشک، اُنھیں حالِ دل سناتے ہوئے

گناہ گار پکاریں گے حشر میں جس دم
حضورؐ آئیں گے اُمّت کو بخشواتے ہوئے

الٰہی ! قبر میں سوچوں میں کیوں اندھیرے کا
وہاں بھی دید وہ بخشیں گے مسکراتے ہوئے

پل صراط سے گزریں گے جس گھڑی ہم سب
گزار دیں گے حضورؐ آگ سے بچاتے ہوئے

مَیں نعت پڑھتی ہوں، اُنؐ پر درود بھیجتی ہوں
کرم سمیٹتے اور نیکیاں کماتے ہوئے

سجاؤ محفلیں سب آقاؐ کی محبت سے
کرو بخیلی نہ میلاد تم مناتے ہوئے

اے بادِ صبا ! مجھ پہ یہ احسان ذرا کر
لے جا یہ مری خاک مدینے میں اُڑا کر

میں جب بھی پڑھوں نعت ، ہو دیدارِ محمدؐ
پرواز مری سوچ کو یا رب ! وہ عطا کر

مجبور ہوں ، بے کس ہوں نہیں کوئی وسیلہ
پہنچوں درِ آقاؐ پہ، مرے حق میں دعا کر

فریاد مری پہنچے گی دربار میں اُنؐ کے
سُنتے ہیں جو ہر اِک کی صدا دھیان لگا کر

دہلیز ہے آقاؐ کی ادب گاہِ ملائک
آتے ہیں فرشتے بھی یہاں سر کو جھکا کر

تشریف جو لے آئیں مرے گھر مرے آقاؐ
پلکوں کو بچھاؤں میں در و بام سجا کر

روبینہؔ درود اُنؐ پہ پڑھے جا تُو صبح و شام
رکھیں گے تجھے در پہ وہ مہمان بنا کر

❁❁❁❁❁

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے گُلِ اسرار کی خوشبو
کہ خالق ہی سمجھتا ہے کسی شہکار کی خوشبو

حضوری میں کروں جب پیش میں اذکار کی خوشبو
بڑی پُرکیف ہوتی ہے مِرے گھربار کی خوشبو

سبھی مُرجھائے دل کھلتے ہیں اور تسکین پاتے ہیں
لُبھاتی ہے دلِ بیمار کو دلدار کی خوشبو

تبھی گفتار مہکے گی ، تبھی کردار مہکیں گے
جو ہو ہستی میں شامل اُسوۂ سرکارؐ کی خوشبو

شبِ اسریٰ ہوئی تھی طالب و مطلوب میں جو بھی
نمازوں میں سمٹ آئی اُسی گفتار کی خوشبو

قدم جو فرش سے اُٹھا تو پہنچا عرشِ اعظم پر
زمیں سے عرش تک پھیلی تری رفتار کی خوشبو

عمامہ ہو کہ ہو نعلین یا تلوار یا جُبّہ
ہر اِک شے میں بسی ہے سیّدِ ابرارؐ کی خوشبو

نہ کوئی تھی ، نہ کوئی ہے ، نہ ہوگی تاابد کوئی
مثال اُس حُسن کی، کردار میں ایثار کی خوشبو

بسا رکھا ہے سینے میں مدینہ جب سے روبینہؔ
مہکتی ہے مِرے دل میں درِ سرکارؐ کی خوشبو

رنج و آلام سے جب زندگی گھبراتی ہے
وادیٔ طیبہ سے پھر ٹھنڈی ہوا آتی ہے

ہے گناہ گار، خطا کار، سیاہ کار مگر
یہ کنیز آپؐ کی نسبت پہ ہی اِتراتی ہے

بھول جاتے ہیں زمانے کے سبھی غم اِس جا
زندگی آپؐ کی دہلیز پہ مُسکاتی ہے

جب بھی لیتی ہوں عقیدت سے میں نامِ احمدؐ
در و دیوار سے پھولوں کی مہک آتی ہے

کاش! درپیش ہو مجھ کو بھی مدینے کا سفر
ایک حسرت ہے، مرے دل کو جو برماتی ہے

تجھ پہ اُنؐ کا ہے بہت خاص کرم روبینہؔ
ہے عطا ورنہ کہاں نعت لکھی جاتی ہے

❁❁❁❁❁

مدینے جانے کی ہر روز ہیں دعا کرتے
کبھی خدا سے، کبھی اُنؐ سے التجا کرتے

نصیبہ اپنا چمکتا تو یا رسولؐ اللہ!
نماز مسجدِ نبوی میں ہم ادا کرتے

یہ ہوتا ناز کہ مہماں ہیں ہم مدینے میں
حضورؐ! آپ کے قدموں میں ہی رہا کرتے

لپٹ کے دیکھتے ہم بھی سُنہری جالی سے
سوالی اُنؐ کے ہی بنتے، وہی عطا کرتے

ہم اُنؐ کے در پہ صبح و شام حاضری دیتے
نمازِ عشق دل و جان سے ادا کرتے

ہر ایک پل ہمیں دیتا سکونِ قلب و نظر
یہ لمحے زیست کے ہم شوق سے چنا کرتے

زمانہ پوچھ رہا تھا، ہے سب سے کون افضل؟
ہم اُنؐ کا نام نہ لیتے تو اور کیا کرتے

پلاتے جام اسے خاص حوضِ کوثر سے
سندروبینہ کو فردوس کی عطا کرتے

یہ بھی آقاؐ کا کوئی خاص گدا لگتا ہے
اُنؐ کی چوکھٹ سے جو دیوانہ لگا لگتا ہے

بھول جاتے ہیں جہاں جا کے سبھی رنج و اَلم
آپؐ کے شہر کا ہر کوچہ بھلا لگتا ہے

ذکر یوں اُونچا کیا آپؐ کا رب نے کہ ہمیں
سارا قرآن ہی مکتوبِ ثنا لگتا ہے

ہو بیاں کیسے مدینے کا سہانا منظر
عطر گویا کہ فضاؤں میں گُھلا لگتا ہے

جب سے دیدار ہوا گنبدِ اخضر کا مجھے
کینوس زیست کا ہر وقت ہرا لگتا ہے

آپؐ کے در کی گدائی ہو مقدّر جس کا
اُس کا انداز ہی شاہوں سے جدا لگتا ہے

راستے جاتے ہیں سب آپؐ کے در کی جانب
سوچ کا در مری، جب مجھ کو کُھلا لگتا ہے

نعت کہنے کا ہُنر خود سے کہاں آتا ہے؟
نعت کہنا مرے آقاؐ کی عطا لگتا ہے

دوری روبینہؔ ہی جاتی نہیں طیبہ سے
مِرا سب کچھ درِ آقاؐ پہ دھرا لگتا ہے

سبھی امراض میں وجہِ شفا ہے
نبیؐ کا ذکر ہر غم کی دوا ہے

محبت ہے مجھے آلِ نبیؐ سے
مودّت کا دیا دل میں جلا ہے

بھٹک جاؤں یہ ممکن ہی نہیں ہے
کہ میرے دل پہ اُنؐ کا نقشِ پا ہے

سکوں آتا ہے اُس محفل میں جا کر
جہاں پر مصطفیٰؐ کا تذکرہ ہے

خدارا اس پہ اب چشمِ کرم ہو
یہ منگتا آپ کے در پر کھڑا ہے

درودِ پاک ہے ہر دم لبوں پر
محمدؐ نام اس دل پر لکھا ہے

غلامی میں جو لیں شاہِ مدینہ
تبھی روبینہؔ جینے کا مزا ہے

❁❁❁❁❁

میں تو کیا، میری سبھی نسلیں سنور جائیں حضورؐ!
مجھ پہ اِک چشمِ کرم جو آپؐ فرمائیں حضورؐ!

آنسوؤں سے فرشِ دل دھویا ہے پڑھ پڑھ کر درود
دل بنے جنت نما، تشریف لے آئیں حضورؐ!

آپؐ کی فُرقت میں ہے کانٹوں بھری یہ زندگی
اِک تبسّم ہو تو کانٹے پھول بن جائیں حضورؐ!

جب کہ ہر دکھ کا مداوا اور مرہم آپؐ ہیں
کیوں زمانے بھر کو اپنے زخم دِکھلائیں حضورؐ!

کاش! ہو جائے میسّر مستقل طیبہ میں گھر
آپؐ کے روضے کی ہر دم حاضری پائیں حضورؐ!

بس یہی حسرت ہے دل میں، خواب میں آئیں کبھی
میری قسمت کے ستارے کو بھی چمکائیں حضورؐ!

پاک ہو دل بھی، قلم بھی، روز و شب نعتیں لکھوں
مدح خوانوں میں مِرا بھی نام لکھوائیں حضورؐ!

لب پر نبیؐ کا نام رہے صبح و شام بس
ذِکرِ رسولؐ پاک سے ہو مجھ کو کام بس

لطف و کرم کا مجھ پہ ہوا اِس قدر نزول
میں نے پڑھا تھا اُنؐ پہ درود و سلام بس

دل کو سکون، آنکھوں کو ٹھنڈک عطا ہوئی
جب جب بھی میں نے چوما محمدؐ کا نام بس

آقاؐ مجھے بھی اِذنِ حضوری ملے کبھی
آئے مجھے بھی طیبہ سے کوئی پیام بس

جنت کی ہے طلب نہ زر و مال کی ہوس
کچھ روز میں مدینے میں چاہوں قیام بس

پھر اس کے بعد لفظ مِرے معتبر ہوئے
میں نے لکھی جو نعت بصد احترام بسؐ !

جو، جب، جہاں پکارے، یہ آقاؐ کو سب خبر ہے
ہر اُمّتی پہ آپؐ کی رحمت بھری نظر ہے

کہہ دو کوئی قضا سے آ کر گلے لگا لے
ہاتھوں میں در کی جالی، قدموں میں اُن کے سر ہے

اب فاصلے سفر میں حائل نہیں ہیں میرے
ہر لحظہ حاضری کو حاصل نبیؐ کا در ہے

صَلِّ علیٰ ہمیشہ رہتا ہے لب پہ جاری
مجھ پر کرم ہے اُنؐ کا، قسمت عروج پر ہے

آنکھوں میں بس گیا ہے منظر وہ خوب صورت
پُرکیف وہ فضائیں ، پُرنور اُنؐ کا در ہے

رتبے بلند و بالا نبیوں کے ، مانتی ہوں
نبیوں میں مُصطفیٰؐ کا رتبہ عظیم تر ہے

آنکھوں کو بند کر کے کرتی ہوں میں نظارے
میرا یہ دل ازل سے میرے نبیؐ کا گھر ہے

لکھتی ہوں نعت اُنؐ کی ، کرتی ہوں ذکر اُنؐ کا
پہچان یہ روبینہؔ کس درجہ معتبر ہے

دیکھے جو ایک بار بھی اُس خوش بیاں کا رخ
تا عمر بھول پائے نہ پھر مہرباں کا رخ

کمھلا رہا تھا دین کا پودا زمین پر
صبحِ بہارِ نور نے موڑا خزاں کا رخ

تشریف لائے رحمتِ عالمؐ جہان میں
سوئے زمین ہو گیا سارے بُتاں کا رخ

نورِ ہُدیٰ کی روشنی پھیلی زمین پر
ہونے لگا حضورؐ کی جانب جہاں کا رخ

محشر میں ہوگی سب کو تلاشِ شہِ اُممؐ
ہر اِک کرے گا میرے شفیع الزّماں کا رخ

معراج تھی حضورؐ کی ، جبریلؑ آ گئے
بُرّاق پہ بٹھا کے کیا لامکاں کا رخ

آنکھوں نے شوقِ دید کی حسرت لیے ہوئے
طیبہ کی سمت موڑ دیا کارواں کا رخ

عالم کو منوّر کریں انوارِ محمدؐ
مینار ہدایت کے ہیں افکارِ محمدؐ

آ جائیں مِرے خواب میں، حسرت ہے تو یہ ہے
اے کاش ! کہ مجھ کو بھی ہو دیدارِ محمدؐ

ہوں میرے مقدّر میں وہ جنت کے نظارے
ہو صبح و مسا سامنے دربارِ محمدؐ

ہے آلِ محمدؐ کا ہر اِک پھول گُلِ تر
خوش بو میں بسا رہتا ہے گلزارِ محمدؐ

ہیں مرکزِ تسکین وہ طیبہ کی فضائیں
در آپؐ کا، گلیاں ہوں کہ بازارِ محمدؐ

ہر رِشتہ مرا شاہِ دوعالمؐ سے جُڑا ہے
دل میرا ازل سے ہے گرفتارِ محمدؐ

پیکر وہ صداقت کا، دیانت کا، حیا کا
ہر عمر میں بے داغ ہے کردارِ محمدؐ

کس منہ سے طلبگار شفاعت کے وہ ہوں گے
دنیا میں جو کرتے رہے انکارِ محمدؐ

بے مول میں بِک جاؤں مدینے کی گلی میں
مل جائے اگر بِکنے کو بازارِ محمدؐ

اِک ایک نفس ہو ترا سُنت کے مطابق
تُو خود کو سمجھتا ہے جو حُب دارِ محمدؐ

بھیجے گا درودوں کے وہ نذرانے ہمہ وقت
کُھل جائیں گے جس شخص پہ اسرارِ محمدؐ

اللہ نے بھی دی اُنھیں جنت کی بشارت
جو جو رہے دنیا میں طلبگارِ محمدؐ

❁❁❁❁❁

دکھ درد میں ہے لپٹی پریشان زندگی
وہؐ اِک نظر کریں تو ہو فرحان زندگی

ہو مُستقل ٹھکانہ مِرا اُنؐ کے شہر میں
رکھتی ہے اپنے دل میں یہ ارمان زندگی

صد شکر میں کنیزِ حبیبِ لبیب ہوں
ہو جائے ختم یہ اِسی دوران زندگی

ہم کو فقط ہے آپ ؐ کی نسبت کا آسرا
خالی ہیں ہاتھ اور پشیمان زندگی

صدقے میں وار دوں اِسے آقا ؐ کے نام پر
ویسے بھی آپ ؐ کے ہیں دل و جان زندگی

قرآن راہ بر ہوا روبینہ ؔ کے لیے
سیرت سے آپ ؐ کی ہوئی ذی شان زندگی

نبیؐ کے نام کی تسبیح دائمی کر لے
یہ کام چاہیے بندے کو، لازمی کر لے

جو چاہتا ہے بنے کوئی مغفرت کا سبب
رسولِؐ پاک کی سُنّت سے دوستی کر لے

کرم سے اپنے، وہ دامن کو تیرے بھر دیں گے
تُو اہلِ بیتِ محمدؐ کی چاکری کر لے

کبھی نہ تیرگی چھو پائے تیری ہستی کو
چراغِ شمعِ رسالت سے روشنی کر لے

نصیب چمکے، پہنچ جائے گر مدینے میں
بسر مدینے میں عاصی یہ زندگی کر لے

تجھے بھی عشقِ بلالؓ کی پیروی ہو نصیب
نبیؐ کی ہستی سے کچھ ایسی عاشقی کر لے

پھر اس جگہ پہ خزاں بھول کر نہیں آتی
کہ جس جگہ پہ وہ چشمِ کرم سخی کر لے

سدا کِھلیں گے مرادوں کے پھول روبینہ
تُو اُن کی یاد سے مژگاں کو شبنمی کر لے

اب غرض جاہ ، نَے حشم سے ہے
لَو لگی آپؐ کے کرم سے ہے

اِس بھری کائنات میں اے شمع!
روشنی اُنؐ کے دم قدم سے ہے

اُنؐ کو ہے اپنے اُمّتی سے پیار
وہ عرب سے ہے یا عجم سے ہے

مُشکلیں میری سب ہوئیں آسان
سب کرم آپؐ کے کرم سے ہے

نام لیوا ہوں آپؐ کی آقاؐ!
میری عقبیٰ اِسی بھرم سے ہے

میں بھٹک جاؤں، ہو نہیں سکتا
میری نسبت شہِ اُمَمؐ سے ہے

درِ اقدس ہو، لب پہ کلمہ ہو
جان لے لے، یہ عرض یم سے ہے

نعت لکھی وہ میں نے روبینہؔ
نُور نکلا مِرے قلم سے ہے

فیضِ سرکارؐ سے اِس دل کو پگھلتا دیکھا
سیرتِ پاک کا رنگ روح پہ چڑھتا دیکھا

آپؐ کی یاد جو آئی تو پھر آتی ہی گئی
حسرتِ دید میں اِس دل کو مچلتا دیکھا

درِ آقاؐ پہ سبھی شاد ہیں ، آباد سبھی
ہم نے ہر ایک کا دامن وہاں بھرتا دیکھا

شہِ لولاکؐ کے در پر جو مقدّر لایا
ہم نے قسمت کے ستاروں کو چمکتا دیکھا

یوں لگا آپؐ مرے سامنے ہیں ماہِ مبیںؐ!
نعتِ سرکارؐ پڑھی، آپؐ کا روضہ دیکھا

کوئی بتلائے مرے خواب کی تعبیر مجھے
مَیں نے طیبہ کی طرف قافلہ چلتا دیکھا

ذِکرِ سرکارؐ ہوا، محفلِ میلاد سجی
نُور ہی نُور ہر اِک سمت اُترتا دیکھا

آپؐ کے در کے جو بھی گدا ہو گئے
فیض ایسا ملا ، اولیا ہو گئے

اُس کو پروانۂ خُلد حاصل ہوا
جس کے حامی رسولِؐ خدا ہو گئے

وہ یتیموں ، غریبوں ، سبھی کے لیے
دو جہانوں میں کہف الوریٰ ہو گئے

نام لیتے رہے آپؐ کا یا نبیؐ!
داغِ عِصیاں دھلے ، با صفا ہو گئے

ہم نے دل میں بسایا درِ مصطفیٰؐ
مُوند لی آنکھ ، محوِ ثنا ہو گئے

تیرگی کا نہیں خوف باقی رہا
رہنما جب سے نورالہدیٰ ہو گئے

خُلد پہنچے جو سرکارؐ اسریٰ کی شب
دیکھ کر حور و غلماں فدا ہو گئے

اُنؐ کی مِدحت روبینہ جو کرنے لگی
اس سے راضی حبیبِ خداؐ ہو گئے

لکھوائی مجھ سے نعت عطا ئے حضورؐ نے
عِزّت مِری بڑھائی ثنا ئے حضورؐ نے

کچھ ایسے معجزے بھی دِکھائے حضورؐ نے
شجر و حجر کو کلمے پڑھائے حضورؐ نے

مومن کو دو جہان میں جو سرخرو کریں
وہ رہنما اصول بتائے حضورؐ نے

دینِ محمدیؐ نے سکھائیں محبّتیں
نفرت کے سب الاؤ بجھائے حضورؐ نے

توحید کا زمانے کو کلمہ پڑھا دیا
لات و منات و عُزّیٰ گرائے حضورؐ نے

عرش علیٰ کی سیر کرائی گئی اُنھیںؐ
معراج کے خزینے بھی پائے حضورؐ نے

رخ موڑا آفتاب کا اور ماہتاب کے
دو لخت کر کے پھر سے ملائے حضورؐ نے

جب سے ہے ذہن و دل پہ محمدؐ کا اِسم نقش
تاریکیاں مٹا دیں ضیائے حضورؐ نے

مہماں بنا کے بخش دی روضے پہ حاضری
روبینہ تیرے بھاگ جگائے حضورؐ نے

اے کاش! ہمیں بھی ہو عطا ویسی محبت
کرتے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ جیسی محبت

عثمانِ غنیؓ، حیدرِ کرّارؓ کے صدقے
بے مثل تھی جن کے لیے آقاؐ کی محبت

لے جائیں گے ہر عاصی کو فردوسِ بریں میں
اُمت سے وہ کرتے ہیں سدا ایسی محبت

آپس میں جو دشمن تھے، اُنھیں بھائی بنایا
اسلام نے سینوں میں یوں چمکائی محبت

دشمن کو بھی اخلاق و محبت سے پکارا
سرکارؐ نے انسان کو سکھلائی محبت

اُس دل کو خدا بھی نہیں کرتا کبھی منظور
جس دل میں محمدؐ کی نہیں ہوتی محبت

اقبال نہ خسرو ہوں، نہ جامی نہ غزالی
وہ فکر نہ الفاظ ، نہ وہ عالی محبت

پھر وہ ہی شجاعت دے، وہی شرم و حیا دے
عثمانؓ و علیؓ جیسی ملے گہری محبت

وہ رحمتِ عالم ہیں، پکارا اُنھیںؐ جب بھی
روبینہ کرم بن کے صدا آئی محبت

یا نبیؐ ! یا نبیؐ ! جب پکارا کوئی
غیب سے مل گیا پھر سہارا کوئی

ہے خدا اور نبیؐ کا ہمیں آسرا
اب تو بے شک بنے نہ ہمارا کوئی

پڑھتی رہتی ہوں ہر دم درود و سلام
اب نہ سمجھے مجھے غم کا مارا کوئی

خواب میں دیکھتی ہوں درِ مُصطفیٰؐ
حاضری کا ہے یہ بھی اِشارہ کوئی

نام سے اُنؐ کے ہوتی ہے ہر ابتدا
پھر بھلا کیسے ہوگا خسارہ کوئی

ہجر میں آپؐ کے راکھ ہو جاؤں گی
جلتا رہتا ہے دل میں شرارا کوئی

اُنؐ کے روضے کا منظر ہے دل میں بسا
دل لبھاتا نہیں اب نظارہ کوئی

خود خدا نے بنایا ، بنا کر کہا
آپؐ جیسا نہیں مجھ کو پیارا کوئی

روز و شب ہے روبینہؔ کے لب پر دعا
ہو سفر کا مدینے کے چارہ کوئی

کسی طرف بھی نہیں دیکھا بے سہاروں نے
پکارا آپ ﷺ کو ہر لمحہ بے قراروں نے

درود لب پہ ہے، دل میں مِرے مدینہ ہے
سو گھیر رکھا ہے رحمت بھرے حصاروں نے

وہ جس نے دیکھا ہو اِک بار جلوۂ اطہر
اُسے لُبھایا نہ پھر خوش نما نظاروں نے

حبیبِ ربِّ دو عالم کا فیض عام رہا
قرار پا لیا بے چین غم کے ماروں نے

کِھلا وہ پھول کہ جس کی کوئی مثال نہیں
مِلی بہاروں میں ہم کو نہ لالہ زاروں میں

بھرے جہان میں تم سا نہیں سخی کوئی
تمھارے نام کا صدقہ لیا ہزاروں نے

حضورؐ! آپ ہی کے نُور سے ضیا پائی
فلک پہ شمس و قمر، کہکشاں، ستاروں نے

نبیؐ کو علم ہے ہر اُمّتی کا روبینہؔ
تِرا بھی نام لکھا ہوگا خاکساروں میں

مِرے حضورؐ پہ جو بھی درود پڑھتا ہے
کرم سمیٹتا ہے، خالی جھولی بھرتا ہے

سُنا ہے آپؐ کے روضے پہ جو بھی جاتا ہے
نصیب اُس کا چمکتا ہے اور دمکتا ہے

نبیؐ کے نُور سے خیرات مل گئی اُس کو
شب سیاہ میں جو چاندیوں چمکتا ہے

حضورؐ! آپؐ کے روضے پہ حاضری کے لیے
یہ دل ہمارا مچلتا ہے اور تڑپتا ہے

جو آئیں مکّے مدینے سے لَوٹ کر حاجی
تو اُن کی آنکھوں سے اِک نور سا جھلکتا ہے

حضورؐ عرش پہ پہنچیں تو کائنات تھمے
حضورؐ ہی کے لیے یہ زمانہ چلتا ہے

ہمیں بھی آپؐ کے در سے حضورؐ بھیک ملے
زمانہ آپؐ کے ٹکڑوں پہ سارا پلتا ہے

کتابِ زیست کا ہر صفحہ ہی معطّر ہے
سرِورق پہ گُل مُصطفیٰؐ مہکتا ہے

وہ دل جو پاک ہو، حُبِّ نبیؐ سے ہو سرشار
اُسی پہ نعت کا اِلہام بھی اُترتا ہے

زمیں بنائی گئی اِک انگشتری کی طرح
مدینہ مِثلِ نگینہ ہی اِس پہ سجتا ہے

❁❁❁❁❁

بے سہاروں نے چارہ گر پایا
غم کے ماروں کا آپؐ سرمایا

دل کہیں پر بھی اب نہیں لگتا
کیوں مدینے سے ہے پلٹ آیا

بھیج کر آپؐ کو زمانے میں
ربْ نے احسان ہم پہ فرمایا

ہے کرم آپؐ کا شہِ والا
ہم کو بھی اپنے در پہ بلوایا

کام بگڑے سنورتے جاتے ہیں
ہم پہ رحمت کا آپؐ کی ، سایہ

خَلق اور خُلق میں مِرے آقاؐ!
آپؐ جیسا نہ دوسرا پایا

تجھ "مبارک" کا اُمِّ معبد نے
کس محبّت سے ذکر فرمایا

جہل کے چَھٹ گئے اندھیرے سب
نُور صَلِّ علیٰ کا جب چھایا

خوش نصیبی ہے، میرے آقاؐ کے
نعت خوانوں میں میرا نام آیا

ذِکر روبینہؔ اُنؐ کا کر ہر دم
جن کا خود ذکر رب نے فرمایا

❁❁❁❁❁

وفا، خلوص و محبّت کی یوں نمو رکھنا
کنیزِ احمدِؐ مرسل سی خود میں خو رکھنا

پلٹ تو آئی ہو جنت نما مدینے سے
دل و نگاہ میں نقشہ وہ ہوبہو رکھنا

بعید کیا ہے کہ دونوں جہاں سنور جائیں
مگر یہ شرط ہے سُنّت کو روبرو رکھنا

حضورؐ! دہر میں اور قبر و حشر میں، ہر جا
کنیز آپؐ کی ہوں، میری آبرو رکھنا

حضورؐ! آپؐ کی چشمِ کرم کا صدقہ
ہمیشہ آپؐ کو موضوعِ گفتگو رکھنا

حروفِ نعت میں از خود ہی ڈھلتے جائیں گے
ورق پہ آپؐ کے اوصافِ مشکبو رکھنا

جو چاہتی ہو کہ مہکو روبینہ مثلِ گلاب
فصیلِ اسمِ محمدؐ کو چار سو رکھنا

❁❁❁❁❁

چمکا جہان حُسنِ نبوّت کی بھیک سے
رب کا پتا مِلا ہے مشیّت کی بھیک سے

یا رب ! درِ رسولؐ کی چوکھٹ نصیب ہو
سیراب دل ہو میرا زیارت کی بھیک سے

اُمّید باندھ لی ہے سخی سے فقیر نے
دامن کو اِس کے بھر دیں سخاوت کی بھیک سے

مہکیں حضورؐ! میرے درو بام، روح و جسم
مل جائے مجھ کو عطیہ مودّت کی بھیک سے

حرفِ ثنا قبول ہو پھر بارگاہ میں
ہدیہ ملے مجھے بھی جو مِدحت کی بھیک سے

انسانیت کو آپؐ نے معراج بخش دی
انساں کو عظمتیں ملیں، سیرت کی بھیک سے

روبینہ میرے واسطے اعزاز ہے بہت
محشر میں بخشی جاؤں جو نسبت کی بھیک سے

بے نواؤں کے لیے ہیں آسرا میرے حضورؐ
غم زدوں کے چارہ گر ہیں دل کُشا میرے حضورؐ

نُورِ پاکِ مُصطفیٰؐ سے روشنی ہر سُو ہوئی
نُور کا ہیں اِک مسلسل سلسلہ میرے حضورؐ

آپؐ کا رتبہ مِرے آقاؐ! کوئی سمجھے گا کیا
جانتا ہے صرف خالق آپؐ کا، میرے حضورؐ

جس پہ چشمِ ناز ہو گی اُس کا بیڑہ پار ہے
اِک نظر، بس اِک نظر کیجئے عطا میرے حضورؐ

رحمۃ اللعالمیں خود رب نے فرمایا جنھیں
ہاں! وہی محبوبِ رب ہیں مُجتبیٰ میرے حضورؐ

ہو شرف مجھ کو عطا، تشریف لائیں میرے گھر
راہ میں پلکیں بچھاؤں گی سدا، میرے حضورؐ!

آپ سا یا مصطفیٰؐ ! آیا نہ کوئی آئے گا
حُسن اور اخلاق کی ہیں انتہا میرے حضورؐ

میں خس و خاشاک سے کم تر ہوئی یہ سوچ کر
ہو گئے روبینہؔ گر مجھ سے خفا میرے حضورؐ!

۞۞۞۞۞

حضورؐ! آپؐ پہ ناز اں یہ سب خدائی ہے
خدا نے آپؐ کی خاطر زمیں سجائی ہے

وہ جس پہ رکھتے تھے تشریف شاہِ انبیاء
ہر ایک تخت سے اعلیٰ وہ اِک چٹائی ہے

گناہ گار سہی میری خوش نصیبی ہے
کہ مجھ پہ سایۂ دامانِ مُصطفائیؐ ہے

میں مانگتی ہوں سدا سایہ اُنؐ کی کملی کا
بھرے جہاں میں فقط اُنؐ سے لَو لگائی ہے

ادب سے دل بھی جھکا جاتا ہے نظر کے ساتھ
کہ جب بھی نعتِ محمدؐ کہیں سُنائی ہے

میں نعت لکھوں، پڑھوں اور لکھتی جاؤں سدا
کہ میری زیست کی اِتنی سی بس کمائی ہے

نظر اُٹھا کے روبینہ جدھر بھی دیکھتی ہوں
ہر ایک شے میں بسا جلوۂ خدائی ہے

درود صبح و مسا پڑھنا باثمر ہو گا
عمل یہ آپ کا رب کو عزیز تر ہو گا

سنور ہی جائیں گے دونوں جہان آخرِ کار
رہِ نبیؐ کی طرف گر ترا سفر ہو گا

نبیؐ کے در سے مرادیں سبھی کو ملتی ہیں
یہاں پہ آکے نہ کوئی بھی بے ثمر ہو گا

وسیلہ اُنؐ کو بنا کر دعائیں کرتے ہیں
تو پھر دعا میں ہماری نہ کیوں اثر ہو گا

ملے گی شام و سحر حاضری روبینہ کو
کبھی تو آپؐ کی گلیوں میں اِس کا گھر ہو گا

جن کے ٹکڑوں پہ لوگ پلتے ہیں
ہم بھی دامن وہیں سے بھرتے ہیں

اِسمِ احمدؐ پکارتے جائیں
رنج وغم سارے اِس سے ٹلتے ہیں

مُعتبر لفظ ہیں وہ سب کے سب
آپؐ کی نعت میں جو ڈھلتے ہیں

زندگی مختصر ہے ، منزل دور
اور آنکھوں میں صرف رستے ہیں

دھیمی آواز اور نظر نیچی
دل ہی دل میں درود پڑھتے ہیں

اُنؐ کی چشمِ کرم جو ہو ہم پر
زندگانی کے دن سنورتے ہیں

اُنؐ کے کُوچے میں جو گزار آئے
حاصلِ زیست وہ ہی لمحے ہیں

اُنؐ کی گلیوں میں آنے جانے کو
دل روبینہؔ سدا مچلتے ہیں

آپؐ کے در کا سوالی جو بھی سائل ہو گیا
دو جہاں کا نُور اُس کے دل کو حاصل ہو گیا

شوق جس کو ہو گیا ہو مِدحتِ سرکارؐ کا
عیب اُس کے دھل گئے، وہ خوش خصائل ہو گیا

تھام لے جو اِس جہاں میں سُنّت و قرآن کو
پھر بھلا بھٹکے وہ کیوں جب دین کامل ہو گیا

اُنؐ کے رتبے کون پہچانے، کسے ہے یہ شرف
جن کے دربانوں میں بھی جبریل شامل ہو گیا

وہ شبِ اسریٰ کے دولھا، رحمۃ اللعالمین
اُنؐ کی عظمت کا زمانہ دل سے قائل ہو گیا

شوقِ دیدارِ نبیؐ ، صَلِّ علیٰ وِردِ زباں
آپؐ کا جو ہو گیا، ہر غم سے غافل ہو گیا

رحمتیں برسی ہیں چھم چھم اِس جہانِ ناز پر
آپؐ کی آمد ہوئی، قرآن نازل ہو گیا

رحمۃ اللعالمیں تشریف لے آئے تو پھر
رب تعالیٰ کا کرم، دھرتی پہ مائل ہو گیا

محفل مرے آقاؐ کی ہر اِک جا پہ سجی ہے
ہر آن صبا لے کے درود اُنؐ پہ چلی ہے

اِک اِسمِ محمدؐ جو مرے دل پہ لکھا ہے
اِک نور کی شمع ہے جو اِس دل میں جلی ہے

جن گلیوں نے چومے ہیں قدم میرے نبیؐ کے
اُن گلیوں میں خوش بو میرے آقاؐ کی بسی ہے

چہرے کی ضیا تابی سے چمکا ہے یہ سورج
وَاللّیل مرے آقاؐ کی زُلفوں سے بنی ہے

کاش اُنؐ کی کنیزوں میں ترا نام ہو شامل
روبینہ لگن یہ ہی مرے دل میں لگی ہے

پہلے رب نے زمیں سنواری ہے
ذات آقا ﷺ کی پھر اُتاری ہے

لب پہ صلِّ علیٰ رہے ہر دم
رحمتوں کا نزول جاری ہے

فیض ملتا ہے اُن ﷺ کی چوکھٹ سے
سلسلہ تا ابد یہ جاری ہے

رحمتوں کے حصار میں گزری
جو مدینے میں شب گزاری ہے

اُنؐ کی سیرت پہ چلنے والوں نے
زندگی ہر گھڑی سنواری ہے

میرے ہاتھوں میں اُن کا دامن ہے
اور آنکھوں میں شرم ساری ہے

اِس مقدّر پہ کیوں نہ ناز کروں
میری نسبت بھی کتنی پیاری ہے

میں بھی شامل ہوں نوری محفل میں
نعت پڑھنے کی میری باری ہے

دید کی آرزو ہے روبینہ
ہر گھڑی دل کو بے قراری ہے

عنبر و عُود لگاؤ ، حضورؐ آئے ہیں
خوشی سے جھوم کے گاؤ حضورؐ آئے ہیں

اندھیرے چھٹنے لگے ، نُورِ کبریا آیا
جہان سارا سجاؤ حضورؐ آئے ہیں

اُنھیؐ کے صدقے ہے جنت تمھارے قدموں میں
اے ماؤ ! جشن مناؤ ، حضورؐ آئے ہیں

اے بیٹیو! تمھیں عزت کی دی اُنھوںؐ نے رِدا
تم اُنؐ کی شان میں گاؤ ، حضورؐ آئے ہیں

ہیں اِس عمل میں نہاں عظمتیں دو عالم کی
درود پڑھتے ہی جاؤ ، حضورؐ آئے ہیں

ادب سے بیٹھو، خدا کی عطا پہ شکر کرو
سرِ نیاز جھکاؤ ، حضورؐ آئے ہیں

ربیعِ نور کا آیا ہے ماہ روبینہؔ
مکان اپنا سجاؤ ، حضورؐ آئے ہیں

رب نے مرے آقاؐ کی یوں شان بڑھائی ہے
جبریلؑ امیں درباں اور نازاں خدائی ہے

یہ معجزہ دیکھا ہے ہم نے درِ آقاؐ پر
لب ہلنے نہیں پائے، امید بر آئی ہے

جبریلؑ امیں کے پر جلتے ہیں جہاں آ کر
اُس جا سے کہیں آگے آقاؐ کی رسائی ہے

سرکارؐ کی رحمت ہے ہم جیسے نکموں پر
بگڑی بھی بنائی ہے، بخشش بھی کرائی ہے

اللہ کا پتہ پایا اُنؐ کے ہی وسیلے سے
جو بات نہ بنتی تھی، وہ بات بنائی ہے

اِس سادگی پر قرباں، ماں باپ مرے، میں بھی
سردارِ دو عالمؐ ہیں اور ٹوٹی چٹائی ہے

احسان حلیمہؓ پر یہ کیسا ہوا رب کا
محبوبِ الٰہی کو کٹیا میں وہ لائی ہے

سردار ہیں نبیوں کے، سلطان مدینے کے
محروم نہیں رہتا جو اُنؐ کا فدائی ہے

میلاد کی محفل جو روبینہ سجائی ہے
بگڑی ہوئی قسمت تھی جو تُو نے بنائی ہے

اُنؐ کے رستے پہ جو بھی چلتے ہیں
پیکرِ نور میں وہ ڈھلتے ہیں

اُنؐ کے چہرے کی ضوفشانی سے
دو جہاں کے چراغ جلتے ہیں

اُنؐ کا صدقہ ہی کھا رہے ہیں سب
دنیا والے اِسی پہ پلتے ہیں

غمِ دنیا سے ماورا ہیں وہ دل
اُنؐ کی یادوں سے جو بہلتے ہیں

لب پہ جاری رکھو درود و سلام
رنج و غم سارے اِس سے ٹلتے ہیں

آسرا آپؐ ہی کا ہے آقاؐ!
گرتے گرتے جو ہم سنبھلتے ہیں

اُن میں حصّہ مِرا بھی رکھ لیجیے
چشمے جو فیض کے اُبلتے ہیں

نعت ہے، ہم ہیں اور خوش بختی
اِس فضا میں روبینہ پلتے ہیں

درودِ پاک جو پڑھتے رہو عقیدت سے
ملے گا تم کو خزانہ خدا کی رحمت سے

مِرے نصیب کا تارا چمک گیا آخر
پکارا جانے لگا مجھ کو اُنؐ کی نسبت سے

مَیں دے کے واسطہ اُنؐ کا، خدا مناتی رہی
سو کام ہوتے رہے میرے سب سہولت سے

مَیں ذِکرِ شاہِ اُمَمؐ جب کبھی بھی کرتی ہوں
ہوائیں ہوتی ہیں محسوس مجھ کو جنّت سے

میں جب بھی نعت لکھوں مجھ کو ایسا لگتا ہے
کہ اِذنِ نعت ہے مجھ کو درِ رسالتؐ سے

نہیں ہوں قبر کی تاریکیوں سے خوف زدہ
کہ دید آقاؐ کی پاؤں گی اُن کی رحمت سے

محبوبِ حق ہیں، آپؐ ہی رب کے رسول ہیں
سب کہکشائیں آپؐ کے قدموں کی دھول ہیں

جن راستوں سے گزریں، وہ رستے مہک اُٹھیں
گویا رسولِ پاکؐ بہشتوں کے پھول ہیں

رحمت ہیں دو جہاں کے لیے شاہِ بحر و بر
دینا دعا عدو کو بھی، اُنؐ کے اصول ہیں

جس دل میں اہلِ بیتِ محمدؐ کا گھر نہیں
اُس دل کے سارے جذبے نہایت فضول ہیں

روبینہؔ تُو نے لکھی ہے جو نعتِ مصطفیٰؐ
اشعار یہ نہیں ہیں، عقیدت کے پھول ہیں

مانگ کر دیکھو کبھی صدقہ علیؑ کے نام کا
فیض جگ میں عام ہے مولا علیؑ کے نام کا

شانۂ سرکارؐ پر جس کو سواری ہو نصیب
کس طرح اُونچا نہ ہو شجرہ علیؑ کے نام کا

بُت شکن، خیبر شکن اور حیدرِ کرّار آپؓ
ہو رہا ہے ہر طرف شُہرہ علیؑ کے نام کا

علم و حکمت آج بھی ملتی ہے باب العلم سے
معرفت کا بہتا دریا ہے علیؑ کے نام کا

دیکھنا بھی ہے عبادت حیدرِ کرّار کو
ذِکر ہر دم کیجیے آقا علیؑ کے نام کا

فاتحِ خیبر بھی ہیں شیرِ خدا، مولائے کُل
ہے جہاں میں مرتبہ اونچا علیؑ کے نام کا

مشکلیں روبینہ کی آسان تر ہوتی گئیں
وِرد ہے صبح و مسا مولا علیؑ کے نام کا

حضورؐ دیکھ کر زہراؓ کو مسکراتے ہیں
بشارتیں اُنھیں فردوس کی سُناتے ہیں

نبیؐ کا عکس جھلکتا ہے بی بی زہراؓ میں
حیا کے سارے حوالے ادھر سے آتے ہیں

انھیں سکھائے ہیں آداب خود نبوت نے
جھلک حضورؐ کی سب فاطمہؓ میں پاتے ہیں

جنابِ سیّدہ زہراؓ جہاں پہ ہوں موجود
فرشتے لے کے اجازت وہاں پہ آتے ہیں

نبیؐ ہیں بابا، علیؓ سر کا تاج ہیں اُن کے
حسنؓ ، حسینؓ بھی آنگن میں مسکراتے ہیں

جنابِ سیّدہؓ آقاؐ کے دل کی راحت ہیں
حضورؐ راز کی باتیں انھیں بتاتے ہیں

سنا کے سیدہ زہراؓ کی سیرتِ اطہر
ہم اپنے بچوں کو پاکیزگی سکھاتے ہیں

جو آلِ پاکِ محمدؐ سے لو لگاتے ہیں
رضا خدا کی روبینہ ہمیشہ پاتے ہیں

❁

آلِ پاکِ مُصطفیؐ ہیں غوث پاکؒ
خاص رب کی اِک عطا ہیں غوث پاکؒ

ڈوبنے والے کنارہ پا گئے
کہتے کہتے نا خدا ہیں غوث پاکؒ

حاضرِ مجلس رہیں جنّ و بشر
نورِ شمعِ مصطفیؐ ہیں غوث پاکؒ

جن کو کہتے ہیں محی الدین سب
وہ طریقت کی بقا ہیں غوث پاکؒ

سر پٹکتا ، بھاگتا ابلیس ہے
جب بھی میں نے یہ کہا ، ہیں غوث پاکؒ

نونہالی میں بھی جو روزے رکھیں
متّقی و باصفا ہیں غوثِ پاکؒ

آتے جاؤ ، بھرتے جاؤ جھولیاں
منبعِ جُود و سخا ہیں غوث پاکؒ

سب مہینوں پر رہی ہیں سبقتیں رمضان کی
ہر مسلماں پا رہا ہے رحمتیں رمضان کی

پہلا عشرہ مغفرت اور دوسرا رحمت کا ہے
رب کی خوشنودی ہے گویا برکتیں رمضان کی

روزے میں پنہاں ہیں کتنی خوبیاں اے مومنو!
جان پائیں کاش ہم یہ حکمتیں رمضان کی

رب کو راضی کرلیا جس نے بھی روزہ رکھ لیا
بارہا قرآں میں آئیں آیتیں رمضان کی

اِس مہینے میں گناہوں کو مٹا دیتا ہے رب
کس قدر ہیں بخششیں اور شفقتیں رمضان کی

سب سے میٹھا بولنا اور خیر خواہی سوچنا
جسم و دل کو پاک رکھنا نکہتیں رمضان کی

رِزق وافر ہے گھروں میں، مسجدیں آباد ہیں
رونقیں ہیں، رحمتیں ہیں، لذّتیں رمضان کی

قدر کی راتیں اگر مل جائیں روبینہ تجھے
یہ سمجھنا مل گئی ہیں عظمتیں رمضان کی

ہائے کیا شے ہے مدینہ، یہ بتائیں کیسے
کیسے تجسیم ہو خوشبو کی ، دِکھائیں کیسے

جن کے دل میں ہو بسا شہرِ مدینہ آقاؐ!
اپنی دنیا وہ کہیں اور بسائیں کیسے

ہیں بہت خاص بھی ، خالص بھی غلامانِ رسولؐ
اُن کے اوصاف بتائیں تو بتائیں کیسے

جن کے غم خوار بھی ہوں آپؐ، مددگار بھی آپؐ
حالِ دل اور کسی کو وہ سنائیں کیسے

دل وہ مردہ ہیں، جو ہیں عشقِ نبیؐ سے خالی
جشنِ سرکارؐ جو مردہ ہیں، منائیں کیسے

نورِ احمدؐ سے منوّر ہے روبینہ، سینہ
غم زمانے کے ترے دل کو ڈرائیں کیسے

❀❀❀❀❀

جو روضے کا اُنؐ کے نظارہ ملے
مقدر کا روشن ستارہ ملے

چلیں حشر میں اُن کے پرچم تلے
شفاعت کا ہم کو سہارا ملے

کڑا وقت اُمّت پہ طاری ہوا
ہیں منجدھار میں ہم، کنارہ ملے

دھلیں داغِ عِصیاں مِرے سب حضورؐ!
اِن آنکھوں کو نوری نظارہ ملے

مٹیں غم، تسلّی، تشفّی ملے
جو چشمِ کرم کا اشارہ ملے

کہیں فخر سے سب کنیزِ بتولؓ
اگر کوئی شجرہ ہمارا ملے

❀❀❀❀❀

مکّہ

میں نے مکّہ میں جب قیام کیا
اُن گلی کوچوں میں خرام کیا
خانہ کعبہ کا جب طواف کیا
اپنے مولا کو ہم کلام کیا!
یاد آیا وہ دَور سارا مجھے
آپؐ غارِ حرا میں جب اکثر
رب کو تنہائی میں پکارتے تھے
روز و شب اِس طرح گزارتے تھے
میں نے غارِ حرا کو چوما ہے
اور حیرت سے اُس کو دیکھا ہے
وہ بلندی، سکوت، ذکرِ خدا
اُس کو محسوس کر کے دیکھا ہے
رب کی پہلی وحی کا وہ لمحہ
آئے جبریل اور فرمایا
پڑھیے رب العلیٰ کے نام کے ساتھ
جس نے مخلوق کو ہے پیدا کیا
اور لکھنا قلم سے سکھلایا۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ وہ کیا سماں ہو گا؟
میں سعی کرتے وقت سوچتی تھی
انبیا کے قدم لگے ہیں یہاں
میرے آقاؐ کا تھا قیام یہاں
اپنی قسمت پہ ناز کرتی تھی،
سجدے کرتی تھی، چومتی تھی حرم
رب تعالیٰ کا شکر اور احساں
میں کہاں اور یہ مقام کہاں۔۔۔۔۔۔۔
دعوتِ حق صفا کی چوٹی پر
مشکلیں بھی اُٹھائیں آقاؐ نے
کافروں کی بھی دُشمنی دیکھ
اور صحابہ کی جاں نثاری بھی
ربِ کعبہ نے کر دیا احساں
حق کی جانب سے آ گیا فرماں
آپؐ نے فتح کی گھڑی دیکھی
نورِ حق چاروں اور پھیل گیا۔۔۔۔۔۔۔
مجھ کو محسوس ایسا ہوتا تھا
فتحِ مکّہ کا وہ ہی لمحہ ہے

جنگ کے میداں میں گھوڑوں کی ٹاپیں
مجھ کو واضح سُنائی دیتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چاروں جانب حضورؐ کی یادیں
اور باتیں سنائی دیتی تھیں
جتنے حجاج تھے وہاں پہ، سبھی
حق کے پروانے سارے لگتے تھے
دَور مکّہ میں! ایسے لگتا ہے
آج بھی ہے وہی جو پہلے تھا
وہی احساس ایک دوجے کا
اور اخلاق آج بھی ہے وہی
نور ہی نور تھا وہاں کل بھی!
نور ہی نور آج بھی ہے وہاں!!!!

❁ ❁ ❁ ❁ ❁